بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِين نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين ، وَبَعْدُ:

039: القواعد الحسان - چھبیسواں قاعدہ

چھبیسواں قاعدہ:اصل بات یہ ہے کہ جن آیات میں قید موجود ہے ان آیات کے احکام نہیں ثابت ہوتے مگر ان قیود کے ساتھ جو قیدیں لگادی گئی ہیں مگر استثناء ہے بہت ہی تھوڑی سی آیات میں (حصہ سوم)

"القواعد الحسان المتعلّقة بتفسير القرآن لفضيلة الشيخ الامام عبد الرحمٰن بن ناصر السعدى رحمه الله"، تعلیق فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔ اور ہم بات کر رہے تھے قاعدہ نمبر 26 پر:

"القاعدة السادسة والعشرون: الأصل أن الآيات التي فيها قيود لا تثبت أحكامها إلّا بوجود تلك القيود إلّا في آيات يسيرة"

اصل بات یہ ہے کہ جن آیتوں میں کوئی قید موجود ہے اور کوئی بھی احکام نہیں ثابت ہوتے مگر اس قید سے مگر بہت کم آیات میں یہ قید نہیں ہوتی؛اور چند مثالیں بیان کر چکے تھے۔

آج کی نشست میں جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں:"ومنها قوله تعالىٰ":

﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ ۖ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾ إلى آخر الآية (البقرة:282)

﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ﴾(اور اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ بنالو)

﴿فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ﴾(اگر دو مرد نہ ہوں)﴿فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ﴾(تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں)

﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾(اُن گواہوں میں سے جن پر تم راضی ہو)

شیخ صاحب فرماتے ہیں(شیخ عبدالرحمٰن رحمہ اللہ):

"مع أن الحق يثبت بالرجل والمرأتين" (حق ثابت ایک مرد اور دو عورتوں سے بھی ہو جاتا ہے)"ولو مع وجود الرجلين" (اگرچہ دو مرد بھی موجود ہوں)"لكن ذكر الله أكمل حالة يحصل بها الحفظ للحقوق" (لیکن اللہ تعالیٰ نے سب سے کامل حالت کو بیان فرمایا ہے جس سے حقوق کی حفاظت حاصل ہو جائے)"بدليل" (جس کی دلیل یہ ہے) "أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قضى بالشاهد الواحد مع اليمين" (کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک گواہ اور قسم سے)۔

یعنی ایک مرد تھا دوسرا مرد نہیں تھا نہ دو عورتیں تھیں،ایک مرد کے ہوتے ہوئے اس نے گواہی دی اور ساتھ قسم بھی شامل تھی اُس شخص کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ دے دیا ہے؛یہ روایت ترمذی میں ہے اور صحیح حدیث ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ عبدالرحمٰن رحمہ اللہ):

"والآية ليس فيها ذلك لهذه الحكمة" (اور آیت میں اس کا ذکر نہیں ہے اسی حکمت کی وجہ سے) "وهو أن الآية أرشد الله فيها عباده إلى أعلى حالة يحفظون بها حقوقهم لتمام راحتهم وحسم اختلافهم ونزاعهم" (اور اللہ تعالیٰ نے اسے بیان نہیں فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ رہنمائی فرمائی ہے اپنے بندوں کے لیے کہ جو سب سے اعلیٰ طریقہ ہے حقوق کی حفاظت کا تاکہ اُن کی راحت تمام ہو اور اُن کا جو اختلاف اور نزاع ہے وہ ختم ہو جائے)۔

معنی کیا ہے جو ہم نے کہا ہے تعلیق میں فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الشهود في الأموال رجلان..." (مال کے تنازع میں معاملے میں جب مال کا مسئلہ ہو جائے (کسی نے کہا میں نے دیا ہے کسی نے کہا میں نہیں لیا ہے یا اِتنا دیا ہے یا اُتنا یہ اختلاف ہو جائے) تو اس میں گواہ کے تعلق سے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہیئں)۔

تیسرا طریقہ قرآن میں نہیں ہے تیسرا طریقہ کیا ہے؟ "أو رجل ويمين المدعي" (یا ایک شخص یعنی ایک گواہ اور دعویٰ کرنے والے کی قسم جس نے دعویٰ کیا ہے)۔

"مثل": مثال سے بات آسان ہو جاتی ہے: "أن أدعي عليك بأني أطلبك مئة ريال" (شیخ صاحب فرماتے ہیں مثال یہ ہے کہ میں آپ پر یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ایک سو ریال دینے ہیں) "وتنكر" (آپ انکار کر دیتے ہیں)۔

ایک شخص کہتا ہے کہ فلاں نے میرے سو ریال دینے ہیں، میں یہ کہتا ہوں آپ نے میرے سو ریال دینے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دینے فیصلہ کیا ہو گا؟ کیا ہونا چاہیے اگر دو گواہ میں لے کر آتا ہوں بات ختم کہ نہیں؟ اچھا دو مرد نہیں ہیں ایک مرد اور دو عورتیں ہیں فیصلہ ہو گا کہ نہیں؟ صرف ایک گواہ ہے معاملہ حل ہو سکتا ہے کہ نہیں؟

اُس کا کیا حل ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"وعندي شاهد واحد فقط" (میرے ساتھ ایک گواہ ہے) "وحلفت مع الشاهد" (اور میں نے قسم کھائی ہے گواہ کے ساتھ (میں کہتا ہوں کہ اللہ کی قسم! تم نے میرے ایک سو ریال دینے ہیں اور یہ بندہ گواہ ہے)) "فإنه يقضى لي بالحق ويلزمك ما ادعيته عليك" (تو حق ثابت میرے ساتھ ہو جاتا ہے اور جو تم پر دعویٰ کیا گیا ہے تم پر لازم ہے کہ تم سو ریال دو)۔

"والقول الراجح" (اور قول راجح یہ ہے) "أن اليمين في جانب المدعى عليه" (اصل بات یہ ہے کہ قسم کس کی جانب ہے؟ مدعیٰ علیہ جس پر دعویٰ کیا گیا ہے) "أقوى المتداعيين" (کیونکہ دونوں میں سے جو دعویدار ہیں وہ زیادہ قوی ہیں جس پر دعویٰ کیا گیا ہے)۔

حدیث میں کیا آیا ہے دعویٰ کے اعتبار سے؟

"البَيِّنَةُ عَلَى المُدَّعِي وَاليَمِينُ عَلَى المُدَّعَى عَلَيْهِ"

یا: "عَلَى مَنْ أَنْكَرَ"

دو روایتیں ہیں: جو دعویٰ کرتا ہے کسی پر اُس کے پاس ثبوت ہونا چاہیے اگر ثبوت نہیں ہے تو گواہ ہونا چاہیے، گواہ بھی نہیں ہے اگر جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ قسم کھالیتا ہے اُس کی بات مانی جائے گی کہ نہیں یہی حدیث ہے نا؟! تو اصل بات یہ ہے کہ جس پر دعویٰ کیا گیا ہے مدعیٰ علیہ جو ہے اُس نے قسم کھانی ہے۔

اب یہاں پر معاملہ کیا ہے کہ قسم اگر مدعی خود کھالے اور مدعیٰ علیہ نے بھی قسم کھائی ہے کس کی مانی جائے گی؟ مدعیٰ علیہ کی بات۔

سمجھیں ذرا کہ حدیث کے مطابق کس کی مانی جائے گی؟ جس پر دعویٰ کیا گیا اصل میں بَری ہے وہ (اصل میں ثبوت بھی نہیں ہے بَری ہے)، اکیلے قسم اگر کھائی ہے تو مدعیٰ علیہ کی قسم راجح ہے۔

ہمارے مسئلے میں یہاں پر کیا ہے؟ گواہ موجود ہے لیکن ہے ایک، دو نہیں ہیں اس لیے گواہ کی وجہ سے اس کا پلڑا بھاری ہو گیا ہے مدعی کا۔

اگر گواہ نہ ہو تو پلڑا کس کا بھاری ہے؟ مدعیٰ علیہ کا، اس نے قسم کھائی تو بات ختم ہے۔

یہاں پر گواہ ہونے کی وجہ سے شیخ صاحب فرماتے ہیں: "ولما أتى بالشاهد قوي جانبه" (جب گواہ لے کر آیا ہے اُس کا جانب قوی ہو گیا ہے)۔ اس لیے سو ریال دیں گے کہ نہیں دیں گے؟ دیں گے۔ کیوں؟ کیونکہ ایک گواہ ہے اور قسم بھی ساتھ ہے اور اگر وہ قسم کھالیتا ہے مدعیٰ علیہ اُس کی قسم نہیں مانی جائے گی۔ واضح ہے؟

"وأما قوله تعالىٰ": اگلی مثال بڑی پیاری مثال ہے: ﴿فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝﴾ (الأعلى:9)

(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نصیحت کریں اگر نصیحت فائدہ مند ہو)

شیخ عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فإنها من أصل القاعدة" (یہ اصل قاعدے میں سے ہے) "ويظن بعض الناس أنها من هذا النوع" (اور بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس نوع میں سے ہے) "وأنه يجب التذكير نفعت أو لم تنفع" (نصیحت کرنے کے تعلق سے ﴿فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝﴾ آپ نصیحت کریں اگر نصیحت فائدہ مند ہو اور اگر نصیحت سے فائدہ نہیں ہو تا پھر نصیحت کرنی ہے کہ نہیں کرنی ہے؟)۔

اب یہ جو قید ہے نفع کی یہ معتبر ہے یا غیر معتبر ہے؟ اصل قاعدہ یہ ہے نا اصل بات یہ ہے کہ ہر قید معتبر ہے مگر بہت کم آیتوں میں معتبر نہیں ہے یہ قاعدہ ہے۔

تیسری مثال میں اب دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں ہیں قسم کا ذکر ہے؟ نہیں ہے۔ تو قسم کا جو ذکر ہے اس میں نہیں ہے اور یہ جو قید لگائی ہے مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی کیا یہ قید ہے یا اس کے علاوہ بھی ہو سکتا ہے؟ علاوہ بھی حدیث میں آیا ہے۔

اس مثال میں نصیحت کے تعلق سے کہ اگر نصیحت فائدہ مند ہے تو کرو نہیں فائدہ مند تو نہیں کرنی چاہیے کیا؟ شیخ عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ اصل قاعدہ ہے یعنی اُن کے نزدیک اگر نصیحت فائدہ مند نہیں ہے تو نہ کرو نصیحت؟ "ويظن بعض الناس" اور بعض لوگ یہ گمان رکھتے ہیں "أنها من هذا النوع" کہ وہ اسی نوع میں سے ہے، یعنی یہ قید جو ہے غیر معتبر ہے پھر بھی نصیحت کرو اگرچہ نصیحت فائدہ مند نہ ہو، "وأنه يجب التذكير نفعت أو لم تنفع" تو یہ نصیحت کرنا واجب ہے چاہے فائدہ پہنچے یا نہ پہنچے۔

"لكن هذا غلط" (شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ درست نہیں ہے) "فتقع الذكرى" (نصیحت کا نفع جو ہے)"إذا كان يحصل بها الخير أو بعضه" (اگر اُس سے خیر یا اُس کا بعض حصہ حاصل ہو جاتا ہے)"أو يزول بها الشر كله أو بعضه" (یا اُس سے شر جو ہے ختم ہو جاتا ہے مکمل طور پر یا اُس کا کچھ حصہ (تب تو یعنی یہ ہوتا ہے فائدہ))۔اصل فائدہ کیا ہوتا ہے؟ یا خیر حاصل ہو جاتا ہے یا خیر کا کچھ حصہ ہو جاتا ہے پورا نہیں ہوتا، یا شر سے بچا جا سکتا ہے یا اُس کے کچھ حصے سے انسان بچ جاتا ہے یہ فائدہ ہوتا ہے نصیحت سے۔

"فأما إذا كان ضرر التذكير أعظم من نفعه" (لیکن اگر نصیحت سے جو نقصان ہے وہ اُس کے نفع سے زیادہ ہے)"فإنه منهي عنه في هذه الحال" (تو اس صورت میں نصیحت سے منع کیا گیا ہے)"كما نهى الله عن سب آلهة المشركين إذا كان وسيلة لسب الله" (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ مشرکوں کے معبودوں کو بُرا بھلا کہنے سے گالی دینے سے اگر اللہ تعالیٰ کی گالی کے لیے سبب بن جائیں)"وكما ينهى عن الأمر بالمعروف إذا كان يترتب على ذلك شر أكبر" (جیسا کہ منع کیا جاتا ہے بھلائی کی طرف بلانے سے اگر اُس سے بڑا شر مترتب ہو جائے)"أو فوات خير أكثر من الخير الذي يؤمر به" (یا کسی خیر کے چھوٹنے سے جو اُس سے بڑھ کر ہے جس کی طرف نصیحت کی جا رہی ہے)۔

"وكذلك النهي عن المنكر" (اور اسی طریقے سے بُرائی سے روکنے کا معاملہ ہے) "إذا ترتب عليه ما هو أعظم منه من شراً وضرراً" (اگر بُرائی کو روکنے کی وجہ سے اُس سے بڑھ کر بُرائی یا نقصان پیدا ہو جاتا ہے (یعنی تب بھی نہیں بُرائی سے روکا جاتا نصیحت نہیں کی جاتی)) "فالتذكير في هذه الحال غير مأمور به" (تو اس صورت میں جو نصیحت ہے اُس کا حکم نہیں دیا گیا)"بل منهي عنه" (بلکہ اُس سے منع کیا گیا ہے)"وكل هذا من تفصيل قوله تعالى" (اور یہ سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفصیل ہے):

﴿أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ﴾ إلى آخر الآية (النحل:125)

(اپنے ربّ کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت دو)

"فعلم أن هذا قيد مراد ثبوت الحكم بثبوته" (تو یہ جان لیا گیا ہے کہ یہ قید جو ہے یہ معتبر اور مراد ہے جس سے حکم ثابت ہو جاتا ہے اُس کے ثابت ہونے سے) "وانتفاء الحكم لانتفائه" (اور اُس کی نفی یا نہ ہونے سے حکم بھی ختم ہو جاتا ہے)۔ "والله أعلم"۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ بڑی پیاری بات فرماتے ہیں معاملے کو آسان کرنے کے لیے، شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ):

"هذه المسألة فيها خلاف بين العلماء" (اس مسئلے میں اختلاف ہے علماء کا)"هل أن قوله: ﴿إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى﴾ قيد؟" (کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى﴾: یہ قید ہے؟)"والمعنى" (معنی یہ ہے)"أنه لا يجب التذكير إلا إذا نفعت الذكرى" (یعنی نصیحت واجب نہیں ہے جب تک کہ اُس کا نفع نہ ہو یا نفع بخش نہ ہو؟)"فإن لم تنفع فلا تذكر" (اگر نفع نہ پہنچائے نصیحت جو ہے تو اُسے نصیحت نہیں کرنی چاہیے یعنی مطلب یہ ہے کیا؟)"لأنه لا فائدة منه لكونه مضيعة للوقت" (کیونکہ اُس کا کوئی فائدہ نہیں ہے وقت کا ضیاع ہے؟)۔

"أو أن هذا القيد للنداء عليهم بأن هؤلاء ما ينفع فيهم الخير" (یا اس قید سے مراد یہ نداء ہے کہ ان لوگوں کو اب کوئی نفع پہنچے گا نہیں اگر نصیحت کر بھی لو گے؟)۔"لكن يشرع أن تذكر على كل حال" (لیکن اس کے باوجود بھی نصیحت آپ کرتے رہیں ہر حال میں) "كقولك مثلاً" (جیسا کہ اس کی مثال آپ کہتے ہیں) "علمه إن كان العلم ينفعه" (اسے تم تعلیم دو اگر علم اس کو فائدہ پہنچائے)۔

"هل معناه": کیا اس کا معنی یہ ہے:

(۱)"إنك لا تعلمه إلا إذا كان سينفعه" (یعنی اسے تعلیم مت دو مگر جب تک اُسے یہ نفع بخش نہ ہو یا اسے فائدہ مند نہ ہو؟)۔

(۲)"أو المعنى: علمه بكل حال؟" (یا معنی یہ ہے کہ ہر حالت میں اسے تعلیم دو؟)۔

کون سا ہے پہلا یا دوسرا؟"الثاني": دوسرا۔

یعنی کوئی شخص کہتا ہے:"علمه إن كان العلم ينفعه": اسے یا بچے کو تم پڑھاؤ اگر اس کے لیے علم فائدہ مند ہے تو، آپ پڑھاؤ گے کہ نہیں پڑھاؤ گے اسے؟ ہر حال میں مقصد کیا ہے کہنے والے کا؟ میں بچہ لے کر آتا ہوں آپ کی طرف آپ کو میں کہتا ہوں کہ اسے پڑھاؤ اگر تمہاری پڑھائی سدھارے گی اسے اگر کوئی نفع پہنچے گا اسے؛ آپ اس کو پڑھاتے ہیں دیکھتے ہیں کہ بچہ نہیں پڑھتا چھوڑ دیں گے اس کو پڑھانا یا مزید محنت کریں گے پڑھانے کی کوشش کریں گے؟ میرے کہنے کا اصل مقصد کیا ہے کہ اسے پڑھانا ہے یا نہیں پڑھانا ہے؟ ہر حال میں پڑھانا ہے یا جب تک فائدہ اسے نہ پہنچے تب تک پڑھانا ہے؟ اگر پہلا معنی لیں تو کوئی اسکول بچے گا کیونکہ کوئی بچہ پڑھا نہیں چاہتا نا عمومی طور پر۔ اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ تم پڑھاؤ اگرچہ اس کو فائدہ ہو یا نہ ہو تم نے پڑھانا ہے آج نہیں تو کل تو فائدہ ہو جائے گا نا! جو بچے آج نہیں پڑھتے کل پڑھ لیتے ہیں کہ نہیں؟ پڑھ لیتے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"إذ رأى بعض العلماء أنها من هذا الباب" (کیونکہ بعض علماء نے یہ سمجھا ہے کہ اسی باب میں سے ہے)"وعلى القول الأول" (اور جو پہلا قول ہے اس پر)"الذي رجحه الشيخ رحمه الله يكون قيداً مراداً" (شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ پہلے قول کو لیتے ہیں کہ یہ قید لازمی ہے اگر فائدہ نہ پہنچے تو نصیحت نہیں کرنی ہے، شیخ صاحب فرماتے ہیں شیخ عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہ یہ ترجیح ہے)"وأنه إذا لم تنفع الذكرى لم تجب" (اگر نصیحت فائدہ مند نہ ہو تو واجب ہی نہیں ہے نصیحت کرنا)۔

"وفي هذا المقام لا تخلو الحال من ثلاثة أمور" (مزید آسانی کے لیے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس معاملے میں تین صورتیں ہیں تین صورتوں سے یہ اُمور خالی نہیں ہے):

1-سب سے پہلے:"إما أن تنفع" (نصیحت یا تو نفع بخش ہوگی)۔

2-"أو تضر" (یا نقصان دہ ہوگی)۔

3-اور تیسری:"أو لا تنفع ولا تضر" (نہ نفع بخش اور نہ نقصان پہنچائے گی)۔

تین ہیں کہ نہیں؟

"إن نفعت وجب التذكير" (اگر نفع بخش ہو تو نصیحت کرنا واجب ہے)۔

"وإن ضرت فلا تذكير" (اگر نقصان پہنچائے تو نصیحت نہیں کرنی ہے)"بل ينهى عن التذكير" (بلکہ نصیحت سے منع کیا جاتا ہے)۔

"وإن لم تضر ولم تنفع" (تیسری صورت کہ اگر نہ نقصان پہنچائے اور نہ نفع پہنچائے)"فإنها لا تجب ولا ينهى عنها" (تو واجب بھی نہیں ہے اور نہ ہی اس سے منع کیا جاتا ہے)۔

سوال یہ ہے:

"لكن هل الأولى أن يذكر إظهاراً للحق وبياناً له ولعلهم يرجعون إلى الحق فيما بعد؟": لیکن سوال یہ ہے کیا بہتر اب یہ ہے کیونکہ اب یہ پتہ چل گیا ہے کہ اب نصیحت نہ نفع پہنچاتی ہے نہ نقصان پہنچاتی ہے لیکن "هل الأولى" بہتر کیا ہے اولیٰ کیا ہے؟ "أن يذكر إظهاراً للحق وبياناً له" (کیا نصیحت کرتا رہے تاکہ حق ظاہر ہو جائے اور حق کو بیان کرتا رہے)"ولعلهم يرجعون إلى الحق فيما بعد؟" (تاکہ حق کی طرف بعد میں بھی وہ پلٹ جائے اور واپس آ جائے؟)"هذا هو الظاهر" (یہی ظاہر ہے)۔

کہ اگر نہ نفع نہ نقصان ہے تو کیا واقعی وقت ضائع ہو گا یا کوئی فائدہ ہو گا کیا خیال ہے؟ اگر آپ حق بیان نہیں کرتے بیٹھ جاتے ہیں کہ وقت ضائع ہوتا ہے لوگ تو مانتے نہیں ہیں اور نفع بھی نہیں ہے نقصان بھی نہیں ہے، نہ شر ہے، اور نہ خیر وہ اپناتے ہیں نہ مجھے کوئی شر پہنچتا ہے نہ معاشرے میں کوئی فساد ہے کچھ بھی نہیں ہے تو نصیحت کرتے رہنا ہے کہ نہیں اولیٰ کیا ہے؟ نصیحت کرتے رہنا ہے۔ کیوں کرتے رہنا ہے؟ تاکہ حق ظاہر ہو جائے اور واضح ہو جائے لوگوں کے لیے آج نہیں تو کل ہو سکتا ہے کوئی قبول کر لے؛"هذا هو الظاهر": یہی ظاہر ہے یعنی اسے کرنا ہے۔

"إذا لم يكن مضرة" (اگر اس میں کوئی نقصان نہ ہو)"فإنه ينبغي أن يذكر" (تو یہ چاہیے کہ نصیحت کرتا رہے)"أما إذا نفعت فإنه يجب أن يذكر" (اور اگر فائدہ مند ہو تو یہ واجب ہے کہ نصیحت کرنی ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں سے کیا یہ قید ہونی چاہیے کہ نہیں؟ اور تذکیر واجب ہے کہ نہیں اس معاملے میں؟

شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ولم يترجح عندي أحد هذين القولين" (میرے نزدیک راجح ان دونوں میں سے کیا ہے ابھی ترجیح میں نے نہیں کی ہے)"لأننا إذا نظرنا إلى وجوب التذكير وإعلان الشرع وبيانه" (اگر ہم اس طرف دیکھتے ہیں کہ نصیحت کرنا واجب ہے اور شریعت کا اعلان کرنا اور بیان کرنا)

"قلنا: إن الآية تدل على أن (ذكّر) إن كان هؤلاء ينفع فيهم الذكرى" (تو آیت سے مراد ہے کہ نصیحت کرنی چاہیے اگر اس میں نصیحت کا فائدہ ہو)۔

"ويكون المقصود به النداء على عنادهم وعلى استكبارهم وعدم رجوعهم للحق" (اور نداء سے مراد ﴿فَذَكِّرْ إِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝﴾ سے مراد یہ ہے کہ اُن کے لیے نداء ہے اور یہ بیان ہے اُن کی حالت میں کہ انہوں نے تکبر اور ہٹ دھرمی سے کام لیا ہے اور حق کی طرف رجوع نہیں کیا ہے)۔

"وعلى كل حال" (شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ہر حال میں)"هذا موضع خلاف بين العلماء" (یہ علماء کے بیچ میں اختلافی معاملہ ہے) "وشيخنا رحمه الله" (اور ہمارے شیخ یعنی شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ) "يرجح أنه قيد" (شیخ صاحب یہ فرماتے ہیں: یہ قید ہے)"وأن الذكرى لا تجب إلا إذا نفعت" (نصیحت واجب نہیں ہے جب تک کہ نفع بخش نہ ہو)۔

یہاں تک کافی ہے آج کے درس میں (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتْوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 039: القواعد الحسان - چھبیسواں قاعدہ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio